نوٹس: الاشباہ والنظائر سوالاًجواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اُردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس

AL- FAREED ONLINE ACADEMY

کلمات آغاز

الحمد للہ "**الفرید آن لائن اکیڈمی**" بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تاکہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

الاشباہ والنظائر کے نوٹس

سوال: الاشباہ والنظائر کے مصنف کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: درج ذیل ہے:

نام ونسب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نسب علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن بکر المصری الحنفی ہے۔ آباء واجداد میں کسی کا نام نجیم تھا اس وجہ سے ان سے منسوب ہو کر ابن نجیم کہلائے۔

ولادت:

نو سو چھبیس (926) ہجری کو مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔

حصول علم:

آپ نے قاہرہ کے علما سے تحصیل علم کی۔ ساری عمر درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مصروف رہے۔ اور خلقِ خدا نے آپ سے فائدہ اٹھایا۔ آپ علم وفضل میں اونچے مقام پر تھے۔ علم وفضل میں اونچے مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ آپ خُلقِ عظیم کے زیور سے خوب آراستہ تھے۔ آپ فقیہ، اصولی اور محقق عالم تھے۔

اساتذہ:

آپ نے علمائے قاہرہ سے کسبِ فیض کیا۔ آپ کے فقہ کے اساتذہ میں شیخ امین الدین ابن عبد العال الحنفی (م968ھ)، شیخ قاسم بن قطلوبغا، برہان الدین الکرکی، شیخ ابو الفیض السلمی، شیخ شرف الدین البلقینی اور شیخ الاسلام احمد بن یونس المصری الحنفی الشہیر بابن الشلبی (م947ھ) شامل ہیں۔ جبکہ علومِ عربیہ و عقلیہ کی تحصیل شیخ نور الدین الدیلمی المالکی اور شیخ شقیر المغربی وغیرہ سے کی۔ اساتذہ نے آپ کو درس و تدریس اور افتاء کی اجازت دی تھی اور یوں آپ نے اپنے اساتذہ کی حیات ہی میں درس و تدریس اور افتاء کی ذمہ داریاں بحسن و خوبی سر انجام دیں۔

تلامذہ:

ان کے شاگردوں میں ان کے چھوٹے بھائی الشیخ العلامۃ سراج الدین عمر بن إبراہیم بن محمد ابن نجیم (م1005ھ) صاحبِ النہر الفائق شرح کنز الدقائق، علّامۃ شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن أحمد الخطیب بن محمد الخطیب بن إبراہیم الخطیب الغزی التمرتاشی صاحبِ تنویر الأبصار، الشیخ محمد العلمی سبط ابن أبی شریف المقدسی، محمد بن عبد اللہ العربی الحنفی اور الشیخ عبد الغفار مفتی القدس شامل تھے۔

علم باطنی:

طریقت کا علم شیخ عارف باللہ سلیمان حصیری سے حل کیا، آپ کو حل مشکلات قوم میں بڑا ذوق تھا۔ عارف شعرانی کا قول ہے کہ میں نے دس سال آپ کی مصاحبت کی مگر کوئی عیب کی بات آپ میں نہ دیکھی اور 953ھ میں آپ کے ساتھ حج کیا سو آپ کو اپنے جیران وغلمان کے حق میں جاتے آتے بڑا خلیق و شفیق پایا حالانکہ آدمی کے اخلاق سفر میں بدل جاتے ہیں۔

تصنیفات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- الأشباہ والنظائر۔
- البحر الرائق شرح کنز الدقائق۔
- الرسائل الزینیۃ۔
- الفتاوی الزینیۃ۔
- التحفۃ المرضیہ فی الأراضی المصریہ۔
- تعلیق الأنوار علی أصول المنار للنسی۔
- حاشیہ علی جامع الفصولین۔
- لب الأصول مختصر تحریر الأصول۔
- الفوائد الزینیۃ في الضوابط والاستثناءات۔
- فتح الغفار بشرح المنار

وفات:

آپ کی وفات بقول سید احمد حموی رحمۃ اللہ علیہ اور مصنف رسائل زینیہ ؍ماہ رجب 970ھ بمطابق 1562ء میں ہوئی۔

علامہ حموی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الاشباہ والنظائر ایک ایسی کتاب ہے کہ زمانہ نے اس جیسی کتاب نہیں دیکھی اور کتب حنفیہ میں اس کی مثل یا اس کے ہم پلہ کتاب نہیں، یہ کتاب اگرچہ حجم کے لحاظ سے چھوٹی ہے مگر اپنے اندر علوم کا سمندر سموئے ہوئے ہے۔ کوئی بھی قاضی یا مفتی ایسا نہیں جسے اپنے فیصلے یا فتوے میں اس کتاب کی حاجت نہ ہوتی ہو۔

علامہ التقی الغزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الاشباہ والنظائر ایک ایسی کتاب ہے جس میں کثیر تعداد میں فقہی قواعد، بہت باریک مسائل اور بہترین جوابات ذکر کیے گئے ہیں، اسے عوام و خواص میں بہت مقبولیت حاصل ہے۔ میر اغالب گمان یہ ہے کہ روم کے کسی بھی عالم دین کی لائبریری اس کتاب سے خالی نہیں ہو گی۔

علامہ شرف الدین الغزی رحمہ اللہ بڑے عجیب انداز سے تبصرہ فرماتے ہیں:

تمام کتابوں میں سب سے بہترین اور قابل فخر، اسلوب و طرز کے لحاظ سے منفرد، اس کی عبارت خوش نما، اس کے اشارات دقیق، اپنے فن میں بے مثال ولاجواب کتاب، فقہ کے بے شمار مسائل کا احاطہ کیے ہوئے۔

علامہ تاج الدین سبکی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس جیسی کتاب فقہ حنفی میں نہیں دیکھی گئی۔

النوع الاول من القواعــد الکلیــہ

پہلا قاعدہ:

لا ثوابَ اِلّا بالنیۃِ

سوال:"لا ثوابَ الا بالنیۃ" اس قاعدہ کی تصریح فقہاء نے کس جگہ کی ہے؟

جواب: فقہاء نے اس قاعدہ کی تصریح کتاب الطہارۃ کے باب الوضوء میں کی ہے۔ برابر ہے کہ نیت شرط ہو صحت کے لیے جیسا کہ نماز، زکوۃ، روزے اور حج میں ہے۔ یا نیت صحت کے لیے شرط نہ ہو جیسا کہ وضو اور غسل میں۔ اسی لیے فقہاء نے فرمایا: "اِنما الاَعمال بالنیات" والی حدیث مقتضِی کے باب سے ہے یعنی یہاں "حکم" کا لفظ مضاف مقدر ہے۔

سوال: حکم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: حکم کی دو قسمیں ہیں:

- دنیاوی حکم۔
- اُخروی حکم۔

اخروی حکم ثواب یا عذاب کی صورت میں ہوتا ہے جبکہ دنیاوی حکم چیز کی صحت یا فساد کے بارے میں ہوتا ہے اور اس حدیث میں اخروی حکم مراد ہے لہذا دوسرا حکم مراد نہیں لے سکتے کیونکہ ایک ہی لفظ کے دو معنی مراد نہیں لیے جاسکتے اور پھر اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

سوال: عبادات میں نیت کے شرط ہونے کی دلیل کیا ہے؟

جواب: عبادات میں نیت کے شرط ہونے کی دلیل کی اجماع ہے یا مشہور آیت ہے: ترجمہ: کہ انہیں نہیں حکم دیا گیا مگر یہ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے خالص اور پاک صاف ہو کر۔ اور نیت تمام عبادات میں شرط ہے سوائے مسلمان ہونے کے کیونکہ اگر کوئی بغیر نیت کے کلمہ پڑھتا ہے یا حالت اکراہ میں اسلام لاتا ہے تو اس کا اسلام صحیح ہے لیکن اگر کوئی کفر کرتا ہے اگرچہ کفر کی نیت نہیں ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

سوال: کیا امام کے پیچھے اقتدا کی نیت ضروری ہے اور ایسے ہی امام کے لیے امامت کی نیت ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں امام کے پیچھے نماز کے لیے اقتداء کی نیت ضروری ہے۔ جبکہ امام کے لیے امامت کی نیت ضروری نہیں ہے بر خلاف امام کرخی اور ابو حفص کبیر کے۔

سوال: کیا جمعہ کے خطبے میں اور عیدین کے خطبے میں نیت شرط ہے؟

جواب: جی ہاں جمعہ کے خطبہ میں نیت شرط ہے اگر کسی نے بغیر نیت کے خطبہ پڑھا یا چھینک کے جواب میں الحمدللہ کہا تو اس کا خطبہ ادا نہیں ہو گا، عیدین کا بھی یہی حکم ہے۔

سوال: زکوۃ میں نیت کا کیا حکم ہے؟

جواب: زکوۃ میں بھی نیت ضروری ہے، اگر بغیر نیت کے زکوۃ ادا کی تو ادا نہیں ہو گی۔

سوال: کیا کفارہ میں نیت ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں شرعی کفارات میں نیت ضروری ہے جیسا کہ روزے رکھنا یا غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا اسی طرح قربانیوں وغیرہ میں بھی نیت ضروری ہے۔

سوال: کیا معاملات میں نیت ضروری ہے؟

جواب: معاملات کی کئی قسمیں ہیں:

← بیع: میں نیت ضروری نہیں ہے، اسی طرح اقالے اور اجارہ میں بھی نیت ضروری نہیں ہے۔

← طلاق: کی دو قسمیں ہیں: صریح اور کنایہ ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں ہے بغیر نیت کے بھی طلاق ہو جائے گی جبکہ کنایہ میں نیت کی ضرورت ہے۔

سوال: کیا "تروک" میں بھی نیت ضروری ہے یعنی جو کام چھوڑنا ہے تو اس میں نیت کی جائے کہ میں یہ کام چھوڑ رہا ہوں جیسا کہ جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے تو ان سے رکتے ہوئے باقاعدہ نیت کی جائے رکنے کی؟

جواب تروک میں ترک یعنی چھوڑنے کی نیت ضروری نہیں ہے۔

دوسرا قاعدہ:

الأُمُور بمَقاصدها

سوال: اس قاعدے کی وضاحت کریں؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کام میں جس طرح کی نیت کی جائے اس کا حکم بھی اسی طرح ہو گا

مثلاً:

- اگر کسی نے نیت کی شیرہ بیچنے کی کسی بندے کو اس نیت سے کہ وہ شراب بنالے تو ایسا کرنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ بیع جائز ہے، لیکن اگر اس کو شیرہ بیچا تجارت کی غرض سے تو یہ جائز ہے۔
- اسی طرح انگور لگانا اس نیت سے کہ تجارت کرے گا یا کھائے گا تو جائز ہے اور اگر اس نیت سے لگائے کہ شراب بنائے گا تو جائز نہیں ہے۔
- اسی طرح کسی سے تین دن سے زیادہ کلام نہ کرنا اگر یہ ہجر کی نیت سے ہے تو جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔
- اسی طرح اگر نمازی نے قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھی کسی کی بات کا جواب دینے کے لیے اس کی نماز باطل ہو جائے گی لیکن اگر قرات کے لیے پڑھی تو باطل نہیں ہو گی۔
- اسی طرح شربت بیچنے والے نے مشکیزے کا منہ کھولتے وقت کہا: "صلی اللہ علی سیدنا محمد" تو وہ گنہگار ہو گا۔

- اسی طرح محافظ نے کہا: "لا الہ الا اللہ" لوگوں کو بتانے کے لیے کہ وہ بیدار ہے یہ بھی رائج نہیں۔
- ہاں اگر کوئی عالم مجلس میں کہتا ہے "صلو علی النبی" تو اسے ثواب ملے گا۔
- اسی طرح غازی کہتا ہے تکبیر کہو یعنی اللہ اکبر کہو تو اسے بھی ثواب ملے گا دونوں میں فرق یہ ہے کہ محافظ اور شربت بیچنے والا اس کام کے ذریعے اجرت لیتے ہیں جبکہ عالم اور غازی اجرت نہیں لیتے۔
- اسی طرح مسلمان نے ذمی کو کہا: "اللہ تعالی تجھے لمبی زندگی دے" اگر اس کی نیت ہے کہ اللہ تعالی اس کو لمبی زندگی دے گا تاکہ یہ ذلیل ہو کر، رسوا ہو کر مسلمانوں کو جزیہ دیتا رہے یا مسلمان ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر دعا کی نیت سے کہا تو پھر جائز نہیں۔

سوال: دوسرا قاعدہ "الامور بمقاصدھا" کتنی ابحاث پر مشتمل ہے؟

جواب: یہ قاعدہ دس (10) ابحاث پر مشتمل ہے:

← نیت کی حقیقت کا بیان۔

← نیت کیوں مشروع ہے۔

← منوی کی تعین اور عدم تعین کا بیان۔

← منوی کی صفت یعنی فرض ہونا، نفل ہونا، ادا ہونا، قضا ہونے کا بیان۔

← نیت میں اخلاص کا بیان۔

← دو عبادتوں کو ایک نیت کے ساتھ جمع کرنے کا بیان۔

← نیت کے وقت کا بیان۔

← نیت کے پوری عبادت میں شرط نہ ہونے کا بیان۔

← نیت کے محل کا بیان۔

← نیت کی شرائط کا بیان۔

سوال: پہلی بحث کا خلاصہ بیان کر دیں؟

جواب: نیت کا لغوی معنی ہے ارادہ کرنا جیسا کہ قاموس میں ہے۔ اور اصطلاحی معنی ہے جیسا کہ تلویح میں ہے اطاعت اور اللہ تعالی کی طرف قربت کا ارادہ کرنا فعل کو بجالانے میں۔ جب کہ امام بیضاوی نے نیت کی تعریف یہ کی ہے کہ وہ ارادہ جو فعل کی طرف متوجہ ہو اللہ تعالی کی رضا طلب کرنے کے لیے اور اس کا حکم بجالانے کے لیے۔

سوال: دوسری بحث کا خلاصہ بیان کر دیں؟

جواب: علماء نے فرمایا ہے کہ نیت اس لیے مشروع ہے تا کہ عادات عبادات سے جدا ہو جائیں جیسا کہ بنایا اور فتح القدیر میں ہے مثلاً۔

- جس طرح کھانے، پینے اور جماع سے رکنا کبھی کبھی یہ پرہیز کے لیے ہوتا ہے، کبھی علاج کے لیے ہوتا ہے، کبھی حاجت نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی کبھی روزے کی نیت سے ہوتا ہے، ان میں سے آخری عبادت ہے باقی عادات۔

- اسی طرح مسجد میں بیٹھنا کبھی راحت اور سکون کے لیے ہوتا ہے اور کبھی عبادت کی نیت سے ہوتا ہے۔
- اسی طرح لوگوں کو مال دینا یہ کبھی کبھی بطور ہبہ یا کوئی دنیاوی مقصد کے لیے ہوتا ہے اور کبھی کبھی زکوۃ، صدقے کی نیت سے ہوتا ہے۔ لہذا فرق کرنا کہ یہ عبادت ہے اور یہ عادت ہے یہ ضروری ہے اس لیے نیت مشروع ہے۔

سوال: تیسری بحث کا خلاصہ بیان کر دیں؟

جواب: ہمارے نزدیک اصل یہ ہے کہ منوی (جس کی نیت کی گئی) کو دیکھیں گے کہ وہ عبادات میں سے ہے یا نہیں اگر وہ عبادات میں سے ہے تو پھر بھی دو ہاتھ سے خالی نہیں کہ وقت اس کے لیے ظرف ہو گا یا نہیں اس معنی میں کہ اس میں وقت وسیع ہو گا اور غیر کا بھی احتمال رکھے گا اگر ایسا ہے تو اس عبادت میں نیت ضروری ہے اور اس کو معین کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ نماز مثلا ظہر کی پڑھ رہا ہے تو ظہر کو معین کرنا اور پھر فرائض کو معین کرنا ضروری ہے۔ لہذا اگر ظہر کا وقت نکل گیا اور وہ کہتا ہے کہ میں ادا ظہر کی نیت کر رہا ہوں تو یہ نیت اس کی کفایت نہیں کرے گی اور تعین کی پہچان یہ ہے نماز میں کہ اگر اس سے سوال کیا جائے آپ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دے سکے بغیر کسی سوچ بچار کے۔ اور اگر اس کے لیے وقت معیار ہو اس معنی کہ غیر کا احتمال نہ رکھے تو پھر نیت ضروری نہیں جیسا کہ روزہ۔

سوال: عبادات میں تعیین کس لیے ہوتی ہے؟

جواب: عبادات میں تعین مختلف اجناس کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ لہذا ایک ہی جنس میں نیت لغو ہے کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

سوال: سنت موکدہ دن اور رات میں کتنی ہیں؟

جواب: سنت موکدہ دن اور رات میں 12 رکعتیں ہیں:

← دو فجر سے پہلے۔

← چار ظہر سے پہلے۔

← دو ظہر کے بعد۔

← دو مغرب کے بعد۔

← دو عشاء کے بعد۔

← نماز جمعہ میں سنت موکدہ چار جمعہ سے پہلے اور چار جمعہ کے بعد۔

سوال: نماز میں مستحب رکعتیں کتنی ہیں؟

جواب: نماز میں درج ذیل رکعتیں مستحب ہیں:

← چار عصر سے پہلے۔

← چار عشاء سے پہلے۔

← دو ظہر کے بعد۔

← دو عشاء کے بعد۔

← چھ مغرب کے بعد۔

← وضو کی دو رکعتیں۔

← تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں۔

← احرام کی رکعتیں۔

← چاشت کی رکعتیں۔

← اشراق کی رکعتیں۔

سوال: کسی نے عبادت میں تعیین کی لیکن اس تعیین میں غلطی کر دی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس چیز میں تعیین کرنا جس میں تعیین شرط نہیں ہے اگر اس میں خطا کرتا ہے تو یہ خطا نقصان نہیں دے گی جیسا کہ نماز پڑھنے کی جگہ کو معین کرنا، اسی طرح اس کے وقت کو معین کرنا، رکعت کی تعداد کو معین کرنا۔ مثلاً: اس نے کہا ظہر کی نماز فلاں جگہ پڑھوں گا تو دوسری جگہ بھی پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں۔ لہذا اصول یہی ہے کہ اس چیز میں تعیین کرنا جس میں تعیین شرط نہیں ہے اس میں خطا نقصان نہیں دے گی۔ لیکن اگر اس چیز کی تعیین میں غلطی کرتا ہے جس میں تعیین شرط ہے جیسا کہ روزے میں خطا کرنا یا نماز کے نام میں خطا کرنا کہ ظہر کی جگہ عصر کا نام لینا تو یہ نقصان دے گا اور نماز نہیں ہو گی مثلاً ظہر کی نماز پڑھنی تھی اور نام مغرب کا لیا، اسی طرح زید کی اقتدا میں نماز پڑھنی تھی اور نام عمرو کا لیا تو نماز نہیں ہو گی۔

سوال: چوتھی بحث یعنی منوی کی صفت فرض، ادا، قضا نفل کے بارے میں بیان کریں؟

جواب: نماز کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے جیسا کہ بزازیہ میں ہے کہ وہ فرض نماز میں فرض کی نیت کرے گا اور ضروری ہے کہ نماز کی نیت کی جائے اور فرض نماز کی نیت کی جائے اور تعین کی نیت کی جائے اور واجبات یہاں فرائض کی طرح ہے۔ بہر حال نوافل اور سنتیں تو ان میں نیت نوافل کی اور سنتوں کی شرط نہیں ہے یہ مطلقا نیت کے ساتھ بھی صحیح ہیں اور فرائض کی نیت سے بھی صحیح ہیں۔

سوال: مُصلی (نماز پڑھنے والے) کتنی قسم پر ہیں؟

جواب: "قنیہ" میں ہے کہ نمازی چھے (6) قسم کے ہیں:

- پہلا نمازی جو فرائض کو جانتا ہے اور سنتوں کو جانتا ہے اور فرض کا معنی بھی جانتا ہے کہ اس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور چھوڑنے پر سزا اور سنت کے کرنے والے کو ثواب ملتا ہے اور چھوڑنے والے کو سزا نہیں ملتی تو اس نے ظہر کی نیت کی یا فجر کی نیت کی تو اس کی نیت درست ہے۔
- دوسرا وہ نمازی جو جانتا ہے فرائض کو اور فرض کی نیت کرتا ہے لیکن اسے یہ پتہ نہیں کہ اس نماز میں کتنے فرائض ہیں اور کتنی سنتے ہیں لیکن فرض کا معنی جانتا ہے تو اس کو بھی اس کی نیت کی کفایت کر جائے گی۔
- تیسرا وہ نمازی جس نے فرض کی نیت کی لیکن فرض کا معنی نہیں جانتا اس کی نماز درست نہیں۔
- چوتھا وہ نمازی کہ وہ جانتا ہے کہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں اس میں کچھ فرائض ہیں، کچھ نوافل ہیں تو وہ لوگوں کی طرح نماز پڑھتا ہے اور فرائض کو نوافل سے جدا نہیں کرتا اس کی بھی نماز درست نہیں۔

- پانچواں وہ نمازی ہے جو تمام رکعات کو فرض خیال کرے اس کی نماز درست ہے۔
- چھٹا وہ نمازی جسے پتہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر نماز فرض ہے لیکن نماز کو اس کے وقت میں ادا کرتا ہے تو اس کی نماز درست نہیں۔

سوال: کیا ادا نماز قضا کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں اسی طرح قضا نماز ادا کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں ادا نماز کو قضا کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں اور قضا کو ادا کی نیت سے کیونکہ یہ لفظ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ امام فخر الاسلام نے فرمایا ہے۔

سوال: کیا نیت میں اخلاص ضروری ہے؟

جواب: امام زیلعی نے تصریح کی ہے کہ نمازی محتاج ہے نیت میں اخلاص کا، مصنف فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا جس بندے نے اس قول کی وضاحت کی ہو کیونکہ فرائض میں فرض کے ادا ہونے میں ریا نہیں ہے لہذا اگر کسی نے فرائض پڑھے نیت کے ساتھ اگرچہ نیت میں اخلاص نہیں ہے تو اس کی فرض نماز ادا ہو جائے گی لیکن اس کو ثواب نہیں ملے گا۔ اسی طرح کسی نے نماز اخلاص کے ساتھ شروع کی پھر اس میں ریا ملا تو اعتبار شروع کا ہے بعد والی ریا کا نہیں ہے۔

سوال: دو عبادتوں کو ایک نیت کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں؟

جواب: وہ عبادت دو ہاتھ سے خالی نہیں یا تو وسائل میں سے ہو گی یا مقاصد سے میں سے ہو گی۔ اگر وہ عبادت وسائل میں سے ہے تو دو عبادتوں کو ایک نیت کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں جیسا کہ جمعہ کے دن

غسل کرنا جنبی شخص کا: جمعہ کی نیت سے اور رفعِ جنابت کی نیت سے تو دونوں نیتیں درست ہیں اور اسے سنت غسل کا بھی ثواب ملے گا۔ لیکن اگر وہ عبادت مقاصد میں سے ہے تو پھر ایک نیت کے ساتھ دو عبادتوں کو جمع نہیں کر سکتے لہذا ظہر اور عصر کو ایک نیت کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے، اسی طرح دو مختلف فرضوں کو ایک نیت کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے اور وہ دونوں ہی درست نہیں ہوں گی مثلاً کسی نے ظہر اور عصر کی اکٹھی نیت کی تو وہ دونوں ہی درست نہیں، اسی طرح کسی نے روزے میں قضا کے روزے کی اور کفارے کے روزے کی نیت کی تو یہ قضا کا روزہ شمار ہو گا۔

سوال: عبادات میں نیت کا وقت کیا ہے؟

جواب: عبادات میں نیت کا وقت ان کی ابتدائی حالت ہے لیکن ابتدا کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور حکمی، اسی لیے علماء نے فرمایا کہ نماز میں اگر کسی نے شروع ہونے سے پہلے ہی نیت کر لی تو یہ نیت درست ہے جیسا کہ کسی نے وضو کرتے وقت نیت کی کہ میں یہ وضو ظہر کی نماز کے لیے یا عصر کی نماز کے لیے کر رہا ہوں اور بعد میں کسی اور کام میں مشغول نہ ہوا جو نماز کے خلاف ہے تو اس کی یہی نیت کفایت کر جائے گی، اسی طرح امام اعظم اور امام ابو یوسف نے فرمایا ہے۔ وضو میں نیت کا محل یہ ہے کہ چہرہ دھوتے وقت نیت کرے اور مناسب یہی ہے کہ ہاتھ دھونے سے پہلے نیت کرے تاکہ سنتوں کا بھی ثواب ملے۔

سوال: نیت کا محل کیا ہے؟

جواب: نیت کا محل دل ہے لہذا اگر کسی نے زبان سے کچھ اور بولا جبکہ دل میں صحیح نیت کی تو اس کے لیے درست ہے مثلاً کسی نے دل میں ظہر کی نیت کی اور زبان سے عصر نکل گیا تو اس کی نیت درست ہے لیکن

اگر دل میں عصر ہے اور زبان سے ظہر کہا تو پھر درست نہیں کیونکہ نیت کا محل دل ہے۔اسی طرح محض زبان سے نیت کرنا یہ کفایت نہیں کرے گا کیونکہ نیت کی اصل دل ہے۔

سوال: کیا ہر عبادت میں نیت قلبی کے ساتھ ساتھ تلفظ زبان سے بھی ضروری ہے؟

جواب: ہر عبادت میں نیت قلبی کے ساتھ ساتھ تلفظ ضروری نہیں ہے اسی وجہ سے مجمع میں فرمایا کہ زبان کا کوئی اعتبار نہیں۔ اب کیا تلفظ زبان سے مستحب ہے یا سنت ہے یا مکروہ ہے اس میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ لیکن کچھ مسائل میں نیت قلبی کے ساتھ ساتھ زبان سے تلفظ ضروری ہے:

← جیسا کہ نذر کہ نذر تب تک لازم نہیں ہو گی جب تک دل کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی نیت نہ کرے۔

← اسی طرح وقف کا مسئلہ ہے کہ صرف دل میں نیت کرنے سے وقف نہیں ہو گا زبان سے تلفظ ضروری ہے۔

← اسی طرح طلاق اور کسی کو آزاد کرنا صرف دل میں نیت کرنے سے نہیں ہو گا بلکہ تلفظ ضروری ہے۔

سوال: نفس میں پیدا ہونے والے خیالات کتنی قسم پر ہیں؟

جواب:ان کی پانچ صورتیں ہیں:

- ہاجس: یہ ہے کہ محض دل میں خیال ڈالا جائے۔
- خاطر:وہ ہے جو دل میں جاری ہو جائے۔

❖ حدیث نفس: وہ ہے کہ جس میں نفس سوچنے لگ جائے کہ اس کو کروں یا نہیں۔

❖ وہم: وہ ہے جس میں فعل کو کرنے کا ارادہ ترجیح پا جائے۔

❖ عزم: وہ ہے جس میں فعل کو کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا جائے۔

نوٹ: ان میں سے پہلے چار کے بارے مواخذہ نہیں ہو گا جبکہ عزم کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔

سوال: نیت صحیح ہونے کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: نیت صحیح ہونے کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

← مسلمان ہونا: لہذا عبادات میں کافر کی نیت درست نہیں۔

← تمیز ہونا: یعنی سمجھ ہونا۔ لہذا غیر ممیز بچے کی نیت درست نہیں، اسی طرح مجنون کی بھی نیت درست نہیں۔

← منوی کا علم ہونا: یعنی جس چیز کی نیت کر رہا ہے اس کا علم ہونا۔

سوال: عام کو نیت کے ساتھ خاص کرنا کیا یہ قبول کیا جائے گا؟

جواب: عام کو نیت کے ساتھ خاص کرنا دیانتاً مقبول ہے، قضاءً مقبول نہیں۔ لہذا کسی نے کہا: میری ہر بیوی طلاق والی ہے بعد میں کسی ایک کو خاص کرتا ہے کہ یہ طلاق والی نہیں اور کہتا ہے کہ میری دل میں نیت یہی تھی تو یہ دیانتا مقبول ہو گی قضاءً نہیں۔ اسی طرح نیت یمین میں قسم اٹھانے والے پر ہو گی اگر

وہ مظلوم ہے اور اگر جس سے قسم لی گئی ہے وہ مظلوم ہے تو اس کے اعتبار سے ہو گی اور قسمیں الفاظ پہ مبنی ہوتی ہیں اغراض پر نہیں۔

تیسرا قاعدہ:

الیقینُ لایَزولُ بالشک

سوال: تیسرے قاعدہ کی اصل کیا ہے؟

جواب: یہ قاعدہ مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مرفوعا روایت کیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے پیٹ میں کچھ پائے پھر اس پر معاملہ مشکل ہو جائے کہ کچھ نکلا ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے نہ نکلے حتی کہ وہ آواز سنے یا بو پائے۔ فتح القدیر میں ہے کہ نجاست سے پاکی کی نیت کرنا یہ واجب ہے اور یہ واجب امکان کے ساتھ مقید ہے۔ جیسا کہ کسی کو یہ علم ہے کہ کپڑے میں نجاست لگی ہوئی ہے لیکن پتہ نہیں کہ کس جگہ نجاست لگی ہے تو کہا گیا ہے اس کا ایک کونہ دھونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا وہ سوچ بیچار کریں یا نہ کریں کیونکہ اصل کپڑے کا پاک ہونا ہے اور ناپاکی عارض ہوئی ہے۔ جبکہ خلاصہ میں ہے اگر کسی نے اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لی پھر پتہ چلا کہ وہ نجس تھا تو نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ ظہیریہ میں ہے کسی کے کپڑے پر نجاست لگی ہے وہ جانتا نہیں کہ کس جگہ لگی ہے تو پورا کپڑا دھوئے گا اور یہی احتیاط ہے۔

قاعدہ:

اصل ذمے سے بری ہونا ہے۔

- اسی لیے کوئی اگر ذمہ کا دعوی کرتا ہے تو اس میں ایک بندے کا قول معتبر نہیں ہے۔
- اسی طرح کسی کو شک ہوا کہ اس نے یہ کام کیا ہے یا نہیں تو اصل یہ ہے کہ اس نے نہیں کیا اور یہ قاعدہ اس کے تحت آتا ہے کسی نے شک کیا فعل کے کرنے اور نہ کرنے میں یا قلیل و کثیر میں تو اس کو قلیل پر محمول کیا جائے گا کیونکہ وہی یقینی ہے لہذا کسی کو شک ہوا کہ اس نے نماز پڑھی ہے یا نہیں تو وقت میں نماز کا ارادہ کرے کیونکہ اصل فعل کا نہ ہونا ہے لیکن اگر کسی کو نماز کی رکوع یا سجود میں شک ہوا تو اعادہ کرے گا اگر نماز کے اندر ہوا اور اگر بعد میں ہوا تو اعادہ نہیں کرے گا۔
- اسی طرح اگر کسی کو شک ہوا کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار رکعتیں پڑھی ہیں اگر اس کو یہ پہلی مرتبہ شک ہوا ہے تو نماز توڑ کر نئے سرے سے پڑھے گا اور اگر بار بار اس کو یہ شک ہوتا ہے تو سوچ بیچار کرے گا اور ظن غالب کی طرف رجوع کرے گا۔
- اسی طرح کسی کو شک ہوا کہ اس نے طلاق دی ہے یا نہیں تو اصل یہ ہے کہ اس نے طلاق نہیں دی۔
- اسی طرح شک ہوا ایک طلاق دی ہے یا زیادہ دی ہیں تو اقل پر بنیاد رکھے۔

سوال: کیا مطلقا کسی بھی چیز میں نہ ہونا اصل ہے؟

جواب: مطلقا تمام چیزوں میں نہ ہونا اصل نہیں ہے بلکہ یہ صفات عارضہ میں اصول ہے جبکہ صفات اصلیہ میں قاعدہ، اصول یہ ہے کہ اس چیز کا پایا جانا، اس پر تفریعات میں سے یہ ہے کہ کسی نے غلام

خریدا اس شرط پر کہ یہ روٹی بنالیتا ہے یا لکھنا جانتا ہے اور بعد میں وہ لکھنے والا نہ ہوا یا روٹی بنانے والا نہ ہوا تو یہاں مشتری کا قول معتبر ہو گا کیونکہ اصل میں ان دونوں کا نہ پیا جانا ہے لیکن اگر کسی نے لونڈی خریدی اس شرط پر یہ باقرہ ہے اور مشتری نے باکرہ ہونے کا انکار کیا اور بائع کہتا ہے یہ باکرہ ہے تو قول بائع کا معتبر ہے کیونکہ یہ صفت اصلی ہے اور صفت اصلی میں اس کا پایا جانا اصل ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔

قاعدہ:

اصل یہ ہے کہ فعل کی اضافت اس کے قریبی اوقات کی طرف کی جائے۔ لہذا اگر کسی نے کپڑے میں نجاست دیکھی اور اس میں نمازیں پڑھ چکا ہے اور نہیں جانتا کہ کب نجاست لگی ہے تو وہ آخری نماز کا اعادہ کرے گا جو علم ہونے سے پہلے پڑھی۔

قاعدہ:

اشیاء میں اصل اباحت ہے حتی کہ عدم اباحت پر کوئی چیز دلیل کرے اور یہی امام شافعی رحمت اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ جبکہ ابضاع میں اصل حرمت ہے اور یہ ضرورت کی وجہ سے حلال کی گئی ہیں۔

قاعدہ:

کلام میں اصل حقیقت ہے لہذا اس کو حقیقت پر ہی معمول کیا جائے گا جیسے کہ نکاح کا حقیقی معنی وطی ہے اس کو اسی پر محمول کیا جائے گا۔ اسی طرح کسی نے وقف کیا اپنی اولاد پر یا زید کی اولاد کے لیے وقف کیا

تو ان کی اولاد کی اولاد داخل نہیں ہو گی اور اسی طرح کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ بیچے گا نہیں یا خریدے گا نہیں یا کوئی چیز اجارے پر نہیں لے گا تو وہ حانث نہیں ہو گا مگر فعل کو سرانجام دینے کے ساتھ۔

سوال: شک کا کیا معنی ہے؟

جواب: شک دونوں طرفوں کی برابری کو کہتے ہیں۔ جبکہ ظن راجح صورت کو کہتے ہیں یعنی درستگی والی طرف کا راجح ہونا۔ جبکہ وہم کہتے ہیں خطا والی جہد کا راجح ہونا اور غالب الظن علماء کے نزدیک یقین کے ساتھ لاحق ہے اور اسی پر احکام کی بنیاد ہوتی ہے۔

چوتھا قاعدہ:

المشقۃُ تجلب التیسیرَ

سوال: اس قاعدہ کی اصل کیا ہے؟

جواب: اس کی اصل اللہ تعالی کا فرمان ہے: ترجمہ: کہ اللہ تم پر آسانی کا ارادہ فرماتا ہے اور تنگی کا ارادہ نہیں فرماتا۔ اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا: ترجمہ: کہ دین میں تمہارے اوپر کوئی مشکل نہیں ہے۔ حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالی کے ہاں پسندیدہ دین وہ ہے جو آسان ہو اور پاک صاف ہو۔

سوال: اسباب تخفیف کتنے ہیں؟

جواب: عبادات وغیرہ میں اسباب تخفیف سات (7) ہیں:

- سفر:اس کی دو قسمیں ہیں : وہ سفر جو لمبا ہو یہ تین دن اور تین راتوں سے زیادہ ہے، یہی سفر تخفیف کا سبب ہے۔ جب کہ اگر تین دن اور تین راتوں سے کم ہو تو وہ تخفیف کا سبب نہیں ہے۔
- مرض:اس کی رخصتیں بہت زیادہ ہیں جیسا کہ جب جان پر خوف ہو یا عضو کے جانے کا خوف ہو یا مرض کے بڑھنے کا خوف ہو تو وضو معاف ہو جاتا ہے،اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھنا،لیٹ کر نماز پڑھنا،اشارے سے نماز پڑھنا۔
- اِکراہ۔
- نسیان۔
- جہل۔
- تنگی اور عمومی بلوا: جیسا کہ نماز پڑھنا اس نجاست کے ساتھ جو معاف ہے۔
- نقص: یعنی کمی کا ہونا ہے کیونکہ کسی بھی چیز میں کمی ہونا یہ مشقت کی ایک قسم ہے۔

سوال:مشقت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:مشقت کی دو قسمیں ہیں:

←وہ مشقت جو عبادت سے غالب طور پر جدا نہیں ہوتی جیسا کہ سردیوں میں وہ وضو کرنے کی مشقت، غسل کی مشقت اور گرمیوں میں روزے کی مشقت اور سفر کی مشقت دوسری وہ مشقت ہے جو عبادت سے جدا ہو جاتی ہے۔

سوال: تخفیفات شارع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تخفیفات شارع درج ذیل ہیں:

- تخفیفِ اسقاط: جیسا کہ عبادت کا معاف ہونا عذر کے پائے جانے کے وقت۔
- تخفیف تنقیص: یعنی کمی ہو جانا جیسا کہ سفر کی حالت میں نماز کا کم ہو جانا کہ چار رکعتوں والی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔
- تخفیف اِبدال: یعنی ایک عبادت کا دوسری سے بدل جانا جیسے کہ وضو اور غسل کا تیمم سے بدل جانا، نماز میں قیام کا قعود کے ساتھ بدل جانا۔
- تخفیف تقدیم: جیسا کہ عرفات میں دو نمازوں کو یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھنا۔
- تخفیف تاخیر: جیسا کہ مزدلفہ میں دو نمازوں مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت میں ادا کرنا۔
- تخفیف ترخیص: یعنی رخصت آجانا جیسا کہ شراب پینا اٹکے ہوئے لقمے کو اتارنے کے لیے۔
- تخفیف تغییر: یعنی طریقے کا بدل جانا جیسے کہ خوف کی وجہ سے نماز کے طریقے کا بدل جانا۔

نوٹ: مشقت اور حرج کا وہاں اعتبار ہو گا جہاں صریح نص نہ ہو اگر وہاں صریح نص ہے تو وہاں مشقت اور حرج کا اعتبار نہیں ہو گا۔

پانچواں قاعدہ:

الضررُ يُزال

سوال: اس قاعدہ کی اصل کیا ہے؟

جواب: اس کی اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: کہ لاضرر ولا ضرار۔ اس حدیث کو امام مالک نے اپنی موطا میں روایت کیا ہے عمرو بن یحیی سے مرسلا اور امام حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی اور دارہ قطنی نے حضرت ابو سعید خدری سے، ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس قاعدے کی وضاحت یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کو نہ ابتداً نقصان دے سکتا ہے اور نہ ہی بدلے کے طور پہ نقصان دے سکتا ہے اور اس قاعدے سے بہت سے اور بھی قواعد تعلق رکھتے ہیں:

قاعدہ:

جیسا کہ ضرورتیں ممنوع چیزوں کو مباح قرار دیتی ہیں جیسا کہ مردار کھانے کا جائز ہونا مجبوری کے وقت اور لقمہ اتارنے کے لیے شراب پینے کا جائز ہونا، اکراہ کی حالت میں کلمہ کفر بولنا وغیرہ۔

قاعدہ:

جو چیز ضرورت کی وجہ سے مباح ہو تو وہ ضرورت کی مقدار تک ہی مباح ہے۔ اسی وجہ سے جھوٹی قسم مباح نہیں مگر ضرورت کی وجہ سے، اسی طرح اٹکا ہوا لقمہ اتارنے کے لیے شراب کا جائز ہونا صرف لقمہ اتارنے کے لیے ہے۔

قاعدہ:

نقصان کو نقصان کے ساتھ زائل نہیں کیا جائے گا لیکن یہ مقید ہے کہ نقصان کو بڑے یا اپنی مثل نقصان کے ساتھ زائل نہیں کیا جائے گا نقصان کو چھوٹے نقصان کے ساتھ زائل کیا جا سکتا ہے۔

سوال: جب دو مفاسد کا آپس میں تعارض آجائے تو کس کی رعایت کریں گے؟

جواب: جب دو مفاسد کا آپس میں تعارض آجائے تو ان میں سے بڑے کی رعایت کریں گے چھوٹے کا ارتکاب کر کے مثلاً ایک شخص کا زخم بہتا ہے اگر وہ سجدہ کرے تو لیکن اگر سجدہ نہیں کرتا تو زخم سے خون نہیں نکلتا تو اب یہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھے گا اشارے سے رکوع اور سجود کرے گا کیونکہ سجدے اور رکوع کو چھوڑنا بھی ایک مفسد ہے، اسی طرح خون نکلنا بھی ایک بیماری ہے جبکہ دونوں میں سے خون کا نکلنا یہ بڑا افساد ہے لہذا اس کی رعایت کریں گے اور رکوع اور سجود نہ کرنے والے نقصان کا ارتکاب کریں گے۔

چھٹا قاعدہ:

العادةُ محكّمة

سوال: اس کی اصل کیا ہے؟

جواب: اس کی اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ چیز جس کو مسلمان اچھا خیال کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے۔ عادت اور عرف کا اعتبار کثیر مسائل میں ہوتا ہے اور علما نے ایک مستقل اصول بنایا ہے اور اس کی وجہ سے الفاظ کی حقیقتوں کو بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

سوال: عادت کا معنی بیان کریں؟

جواب: عادت وہ ہے جو نفوس میں قرار پکڑ جائے۔ عادت کی تین قسمیں ہیں:

← عرفیہ عامہ: جیسا کہ (وضعِ قدم) پاؤں رکھنا کسی کے گھر میں۔

← عرفیہ خاصہ: جیسا کہ ہر ایک گروہ کا ایک مخصوص اصطلاح بنالینا جیسا کہ رفع نحویوں کی اصطلاح ہے فرق اور جمع یہ متکلمین کی اصطلاح ہے۔

← عرفیہ شرعیہ: جیسا کہ نماز ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ۔

سوال: حیض کے باب میں عادت کب ثابت ہو گی؟

جواب: اس میں علمائے احناف کا اختلاف ہے۔ امام اعظم اور امام محمد فرماتے ہیں کہ کم از کم دو مرتبہ آنے سے عادت ثابت ہو گی جبکہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں ایک مرتبہ آنے سے ہی عادت ثابت ہو جائے گی۔ علماء نے فرمایا: فتوی اسی پر ہے۔ اسی طرح شکاری کتے کو سکھانا اور اس کے شکار کو نہ کھانے کی عادت کب ثابت ہو گی یہ کم از کم تین مرتبہ شکار کو نہ کھانے سے عادت ثابت ہو گی۔

نوٹ: عادت کا اعتبار تب ہے جب وہ غالب طور پر اکثر مقامات پہ رائج ہو۔

سوال: جب عرف کا شرع کے ساتھ تعارض آجائے تو کس کا اعتبار ہو گا؟

جواب: جب عرف کا شرع کے ساتھ تعارف آجائے تو عرف کو مقدم کیا جائے گا خصوصا ایمان یعنی قسموں میں۔ جیسا کہ جب کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ بچھونے پر یا اس چٹائی پر نہیں بیٹھے گا تو وہ حانث نہیں ہو گا محض زمین پر بیٹھنے سے اگرچہ اللہ تعالی نے اس کو بھی بچھونا قرار دیا ہے، اسی طرح کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا تو وہ مچھلی کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہو گا اگرچہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس کو گوشت قرار دیا ہے، اسی طرح کسی نے حلف اٹھایا کہ وہ سوار نہیں ہو گا دابہ پر

تو وہ کسی کافر پر سوار ہوا تو حانث نہیں ہو گا اگرچہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے کفار کو دابۃ یعنی جانور قرار دیا ہے۔

سوال: جب عرف کا لغت کے ساتھ تعارض آجائے تو کس کا اعتبار ہو گا؟

جواب: جب عرف کا لغت کے ساتھ تعارف آجائے تو بھی عرف کا ہی اعتبار ہو گا۔ جیسے کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ خبز یعنی روٹی نہیں کھائے گا تو وہ حانث ہو گا اس کے ساتھ جس کو اہل بلد روٹی کہتے ہیں۔

النوعُ الثانی من القواعد

سوال: کیا ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد کے ساتھ نہیں ٹوٹتا اور اس کی دلیل اجماع ہے جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے بہت سارے مسائل میں فیصلہ فرمایا جبکہ بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان میں مخالفت کی اور اس کی علت یہ بیان کی گئی کہ دوسرا اجتہاد پہلے سے قوی یعنی مضبوط نہیں ہے۔

لہذا اگر قاضی نے فیصلہ کیا فاسق کی شہادت کو رد کرنے کا پھر اس نے توبہ کرلی اور دوبارہ گواہی دیتا ہے تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

اسی طرح کسی شخص کے پاس دو کپڑے ہیں ان میں سے ایک ناپاک ہے اور ایک پاک ہے تو ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ تحری کرے گا یعنی سوچ و بچار کرے گا اور نماز پڑھے گا پھر اس کی تحری واقع ہوئی دوسرے کپڑے کے بارے میں تو اس کا اعتبار نہیں ہو گا۔

اسی طرح شہادت میں کسی ایک جماعت نے گواہی دی قتل کرنے کی قربانی کے دن مکہ میں اور دوسری جماعت نے گواہی دی اس کی کوفہ میں مرنے کی اسی دن تو یہ دونوں لغو ہو جائیں گی۔ اگر کسی ایک کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا دوسری کے حاضر ہونے سے پہلے تو اب دوسری کا اعتبار نہیں ہو گا۔

سوال: جب حلال اور حرام جمع ہو جائیں تو غلبہ کس کو حاصل ہو گا؟

جواب: جب حلال اور حرام جمع ہو جائیں تو حرام غالب ہو گا اور یہی اُس قاعدے کا مطلب ہے کہ جب حرام کرنے والی چیز اور مباح کرنے والی چیز جمع ہو جائیں تو حرام کرنے والی غالب ہو گی کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ حلال اور حرام جمع نہیں ہوتے مگر حرام حلال پر غالب ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا نیکیوں میں ایثار کرنا مکروہ ہے؟

جواب: مصنف رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے احناف کی کوئی دلیل اس میں نہیں دیکھی لیکن شوافع کے نزدیک نیکیوں میں ایثار کرنا مکروہ ہے مثلا کوئی کسی بڑے کو کہتا ہے کہ تم اگلی صف میں چلے جاؤ اور خود پچھلی صف میں آجاتا ہے تو شوافع کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: کیا شرعی حدود شک کی وجہ سے اٹھ جاتی ہیں؟

جواب: جی ہاں حدود شبہات کی وجہ سے اٹھ جاتی ہیں اور یہ حدیث ہے جس کو امام سیوطی نے روایت کیا ہے اور اس کو حضرت عدی بن حاتم کی طرف منسوب کیا ہے، اسی طرح ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ حدود کو تم ختم کرو جتنی تم طاقت رکھو۔ جبکہ امام حاکم اور ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ مسلمانوں سے حدود کو اٹھادو جتنی تم طاقت رکھو، اگر تم مسلمانوں کے لیے حد سے نکلنے کا کوئی راستہ پاؤ تو ان کا راستہ خالی کر دو کیونکہ امام معافی میں غلطی کرے یہ بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے امام طبرانی نے روایت کیا موقوفاً کہ تم حدود کو اٹھادو اور قتل کو اللہ کے بندوں سے جتنی تم طاقت رکھو۔

فتح القدیر میں ہے کہ علماء کا اجماع ہے کہ حدود شبہات کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں اور اس میں حدیث متفق علیہ ہے اور امت نے اسے قبول کیا ہے۔ اور ہمارے اصحاب نے شبہ کی دو قسمیں بیان کی ہیں: فعل کرنے میں شبہ اور اس کو شبہۃ الاشتباہ کہتے ہیں اور نمبر دو محل میں شبہ۔

سوال: کسی نے آزاد شخص کو غصب کر لیا تو اس کی ضمان لازم ہو گی؟

جواب: آزاد شخص قبضے کے تحت داخل نہیں ہوتا جیسا کہ کسی نے بچے کو غصب کیا پھر وہ اسی کے پاس فوت ہو گیا یا کسی بیماری کی وجہ سے اور واپس نہ کر سکا تو اس پر اس کی ضمان لازم نہیں ہے کیونکہ آزاد شخص کسی کے قبضے میں نہیں آتا اور جو چیز قبضے میں نہ ہو اس کی ضمان نہیں ہوتی۔

سوال: کلام کو افادہ پر محمول کرنا مہمل قرار دینے سے کیا اولی ہے؟

جواب: جی ہاں کلام کو افادہ پر محمول کرنا مہمل قرار دینے سے اولی ہے جب تک اس پر عمل کرنا ممکن ہو۔ اسی لیے ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ حقیقت متعذرہ میں مجاز کی طرف پھریں گے لہذا اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ اس درخت سے نہیں کھائے گا یا اس ہنڈیا سے نہیں کھائے گا تو یہاں مجاز کی طرف پھریں گے اور مراد ہو گی وہ چیز جو درخت کے اوپر لگتی ہے یا ہنڈیا میں بنائی جاتی ہے۔

سوال: کیا خاموش شخص کی طرف قول منسوب کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ساقط کی طرف کوئی قول منسوب نہیں کیا جا سکتا لہذا اگر کسی نے اجنبی کو دیکھا کہ وہ اس کا مال بیچ رہا ہے اور وہ خاموش رہا تو یہ خاموش رہنا اجنبی کو وکیل بنانا نہیں ہو گا، اسی طرح قاضی نے دیکھا بچے کو یا پاگل کو یا غلام کو کہ وہ بیع اور شرا کر رہا ہے وہ خاموش رہا تو یہ تجارت میں اجازت دینا نہیں کہلائے

گا۔ لیکن کچھ مسائل میں خاموش رہنے والا بولنے والے کی طرح ہو گا جیسا کہ باکرہ عورت کا خاموش رہنا ، اسی طرح باکرہ عورت کا مہر پر قبضے کے وقت خاموش رہنا۔

سوال: کیا مطلقاً فرائض نفل سے افضل ہیں؟

جواب: اکثر مسائل میں فرض نفل سے افضل ہے۔ مگر چند مسائل میں:

- تنگ دست کو معاف کر دینا یہ افضل ہے اس سے اپنا واجب حصہ لینے سے۔
- سلام میں ابتدا کرنا یہ افضل ہے سلام کا جواب دینے سے۔
- وقت سے پہلے وضو کرنا یہ افضل ہے وضو فرض ہونے کے بعد کرنے سے۔

سوال: کیا ولایت خاصہ ولایت عامہ سے قوی ہے؟

جواب جی ہاں ولایت خاصہ ولایت عامہ سے قوی یعنی مضبوط ہے اسی لیے علماء نے فرمایا اگر قاضی نے یتیم یا یتیمہ کی شادی کروائی تو یہ جائز نہیں ہے مگر جب کہ ان کے ولی نکاح میں موجود ہوں۔

ہمارے دیگر کتب کے نوٹس اور مختصر تالیفات کے نام

- فتاویٰ شامی کتاب الطلاق کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب البیوع کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب الوقف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- الاشباہ والنظائر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- عقیدۂ طحاویہ کے معروضی سوالات۔
- اجل الاعلام کا خلاصہ اور نقشہ جات۔
- نور الایضاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- قدوری شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایہ شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- اصول الشاشی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کافیہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایۃ النحو کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مرقات کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر کے نوٹس سوالاً جواباً
- مناظرہ رشیدیہ کی تعریف۔

- تلخیص المفتاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے معروضی سوالات۔
- علم حدیث اور فقہاء احناف۔
- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- سیرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- حجیت حدیث اور منکرین حدیث کا رد۔
- ویلنٹائن ڈے ایک تحقیقی مقالہ۔
- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق۔
- قواعد النحو۔
- سات روزہ دورۂ نحو۔
- تراجم المصنفین۔
- وغیرہ مختصر و مطول کتب۔

یہ سب کتب اور نوٹس پڑھنے اور فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے گوگل پر اُردو میں سرچ کریں: احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس۔

احمد نواز قادری عطاری جلالی